کیلئے کی ہوئی ہجرت اور کشائش رزق سے تنگی معاش کی طرف نکلنے کو قدر وقبول کی نظر سے دیکھ اور ان لوگوں کو بھی جو تیرے دین کی نصرت وحمایت میں مظلوم ہو گئے اے اللہ بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے تابعین کو بھی بہتر بدلے سے نواز جو کہتے ہیں ﴿ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالأيمان﴾ [ماقاله الثقلان ص: ۲۹، الثناء المتبادل بين الآل والاصحاب ص: ۴۶، بحواله صحيفه كامله (السجاديه) ص: ۴۲]

☆☆☆☆☆

مظلوم مسلمان اور ہماری اجتماعی ذمہ داری

اگر ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالیں، تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس دور میں اگر کوئی مسلمان اجتماعی ذمہ داری کے کسی فریضے میں غیر حاضر پایا جاتا تو اس کا ایمان واسلام مشکوک ہو جاتا اور معاشرہ اس سے قطع تعلق کر لیتا۔ (دیکھیے سورہ توبہ اور غزوہ تبوک)

جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی اجتماعی کام میں دلچسپی لیتا نظر آئے تو نہ صرف اس کا ایمان واسلام بلکہ اس کا ذہن وکردار بھی مشکوک سمجھا جاتا ہے۔ اقدار کا یہ تنزل انسانی تاریخ میں شاید ہی کہیں اور نظر آتا ہو۔ پھر بھی ہمیں شکوہ ہے کہ اقوام عالم میں مسلمانوں کو ان کا صحیح مقام نہیں مل رہا۔

اگر ہم فلاح دارین کے خواہاں ہیں تو ہمیں اجتماعی ذمہ داری کے احساس کو اجاگر کرنا ہوگا۔ وگرنہ ہماری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔ (ماخوذ از کمرشل انٹرنیشنل)

☆☆☆☆☆

نہر سویز

نہر سویز پوری انسانیت کی فلاح کے لیے انجینئرنگ اور جدید فن تعمیر کا نادر روزگار کارنامہ ہے۔ ڈیڑھ سو کلومیٹر سے زیادہ لمبی، پچاس میٹر چوڑی اور پندرہ میٹر گہری پٹی نے ایشیا اور افریقہ کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا ہے۔ لیکن دنیا بھر کے لیے ہزاروں کلومیٹر کے فاصلے کو ختم کر دیا ہے۔ یہ عجوبہ عالم ساڑھے دس سالوں میں پایہ تکمیل کو پہنچ گیا، اور 16 نومبر 1869 کو اس کا رسمی افتتاح ہوا۔

☆☆☆☆☆

قرآن فہمی

انزال و تنزیل قرآنی

عبدالوہاب خان

اللہ رب العالمین نے اپنے مکلّف بندوں (بنی نوع انسان اور جن) کی رہنمائی اور فلاح وسعادت کے لیے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا سلسلہ جاری فرمایا اور مختلف ادوار وعصور میں اپنی حکمت کاملہ سے اپنے احکامات ارسال فرمائے۔

رب العزت نے چیدہ چیدہ رسولوں پر کتابیں نازل فرمائیں اور ان کتابوں کی توضیح وتفسیر کے لیے موقع بموقع انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو پیہم رہنمائی سے بھی نوازتے رہے، جس کو ''حکمت'' یا ''سنت'' کہا جاتا ہے۔

اللہ پاک نے اپنی حکمت بالغہ سے بعض کتابوں کو یکمشت نازل فرمایا اور بعض کو موقع بموقع بتدریج اتارا۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿ نزل علیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیہ وانزل التوراۃ والانجیل ﴾ [آل عمران/۳] ﴿ یایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ والکتب الذی نزل علی رسولہ والکتب الذی أنزل من قبل ﴾ [النساء/۱۳۶] ''ایماندارو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر ایمان رکھو جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمائی اور ان کتابوں پر بھی جو اس نے پہلے اتاری تھیں۔''

اس حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں کہ قرآن مجید بتدریج نازل ہوا اور توریت تحریری شکل میں بیک وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل بھی بیک وقت نازل ہوئی۔ اسی لیے اہل کتاب ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ سے بھی تحریر شدہ قرآن مجید بیک وقت لے آنے کا مطالبہ کرتے تھے۔ [النساء/۱۵۳]

اللہ پاک نے قرآن مجید کے بتدریج نازل فرمانے کی حکمت یوں بیان فرمائی: ﴿ وقرانا فرقنہ لتقرأہ علی الناس علی مکث ونزلنہ تنزیلاً ﴾ [الاسراء/۱۰۶] ''اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے، تاکہ آپ اسے موقع بموقع لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور ہم نے اسے بتدریج نازل فرمایا ہے۔''

مذکورہ بالا آیات میں قرآن پاک کے لیے **نَزَّلَ** اور پہلی کتابوں کے لیے **اَنْزَلَ** کا لفظ آیا ہے۔ یہیں سے بعض مفسرین نے نَزَّلَ تنزیلاً سے ''بتدریج نازل کرنے'' اور اَنزَلَ اِنزالاً سے ''یکلخت نازل کرنے کا'' معنی لیا

ہے۔ سیاقِ آیات اور تاریخی حقائق کے قرینے کے مطابق ان آیتوں کا یہ ترجمہ بالکل قابل قبول ہے۔ لیکن اس سے لفظ اِنزال اور تنزیل کے مابین مذکورہ فرق کا قاعدہ کلیہ بنانا محل نظر ہے۔ کیونکہ یہ تقاضا کرتا ہے کہ لفظ ''انزال'' کا ہر جگہ ''یکمشت نازل کرنے'' اور لفظ'' تنزیل'' کا ہر مقام پر'' بتدریج نازل کرنے'' کے معنی میں استعمال ثابت ہو۔ لیکن صرف قرآن مجید میں ہی ان دونوں کے استعمال کا جائزہ لیں تو اس سے بالکل مختلف حقائق سامنے آتے ہیں:

{۱} قرآن پاک کے لیے لفظ انزال کا استعمال

﴿إنآ انزلنٰه فی لیلة القدر ۞﴾ [سورۃ القدر/۱]

﴿إنا أنزلنٰه فی لیلة مبارکة ﴾ [الدخان/۳]

جمہور مفسرین نے یہاں ''اِنزال'' کے معنی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ پاک نے شب قدر میں مکمل قرآن پاک کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل فرمایا۔ [مصنف ابن أبی شیبةؒ ۱۹۱/۷، السنن الکبریٰ للبیہقیؒ ۳۰۶/۴، السنن الکبری للنسائیؒ ۶/۵، الحاکمؒ: تفسیر سورۃ الواقعة و القدر، وصححه علی شرطهما]

اس روایت کی سنداً صحت اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کا اس معنیٰ سے اختلاف ثابت نہ ہونے کی صورت میں اسے ''مرفوع'' کا درجہ حاصل ہوگا۔ اور کسی کے لیے چوں و چرا کرنے کی گنجائش نہ ہوگی۔

لیکن بعض مفسرینؒ نے یہاں دوسرے معنی بھی بیان کیے ہیں کہ آغاز نزول اس مبارک رات کو ہوا تھا۔ [أضواء البیان ۴/۹، أیسر التفاسیر لأسعد حومد ۶۰۰۳/۱]

{۲} انزال کا ایسا استعمال جو یکمشت نزول کے معنیٰ کا متحمل نہیں

﴿ولقد انزلنآ الیک اٰیٰت بیّنٰت﴾ [البقرة/۹۹] ﴿وانزل الله علیک الکتٰب والحکمة وعلمک ما لم تکن تعلم﴾ [النساء/۱۱۳]

﴿الٓر کتٰب أنزلنٰه الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور﴾ [ابراهیم/ ۱]

ان آیات میں (إلیک ، عَلیک) یعنی ''رسول اللہ ﷺ پر'' ہی نازل کرنے کو اِنزال کہا گیا ہے۔

﴿ قالوا یا قومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ﴾ [الاحقاف/۳۰]

اس آیت میں جنات کی زبان پر قرآن کے لیے (اُنزِل) کا لفظ بولا گیا ہے، جب کہ قرآن بتدریج نازل ہو رہا تھا اور تا حال مکمل نہ ہوا تھا۔ یہ سورۃ مکی ہے اور اس کا ترتیب نزول ۶۶ ذکر کیا جاتا ہے۔ [اشرف الحواشی/۷۲۳]